OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.com

Hazara Islamicus, Vol.:12, Issue: 02,July -Dec 2023
PP: 45-59

اسلام، ہندومت اور اقوام متحدہ کے چارٹر برائے انسانی حقوق کا تقابلی جائزہ

The Comparative Analysis of Islam, Hinduism, and the United Nations Charter on Human Rights

Dr.Abd ul Rahman Khalil
In charge Conferences, Sheykh Zayed Islamic Center , Peshawar

Abstract

The article delves into the intricate relationship between the caste system in Hinduism and the principles of human rights as outlined in the United Nations Charter. It argues that the caste system, deeply rooted in Hindu society, inherently obstructs the realization of fundamental human rights, as it imposes limitations on equality, which is the cornerstone of all human rights. The caste system, being inherently a religious law for Hindus, is fundamentally incompatible with the principles enshrined in the UN Charter for Human Rights. The article elucidates that while the UN Charter recognizes and guarantees inherent human rights for all individuals irrespective of their birth, the hierarchical nature of the caste system in Hinduism contradicts this principle by denying equal status to all individuals at birth. Furthermore, it discusses how the concepts of varna (caste) and dharma (duty) in Hinduism prioritize social obligations over individual rights, thus perpetuating inequality and hindering the realization of human rights. However, it acknowledges that the principle of ahimsa (non-violence) in Hinduism aligns with some aspects of human rights, emphasizing respect for human dignity. Additionally, the article contrasts the Islamic concept of rights of individuals (Haqooq al-Ibad) and the Western notion of social security, emphasizing the spiritual and moral dimensions of human rights as opposed to purely materialistic interpretations. It concludes by advocating for a universal understanding of human rights rooted in the innate dignity and equality of all individuals, transcending cultural and religious barriers.

Key Words: *Hindu caste system, UN Charter, Equality, Human dignity, Cultural norms, Religious laws, Social justice*

CC BY

تعارف:

اقوام متحدہ کے چارٹر برائے انسانی حقوق کی روشنی میں ہندومت میں انسانی حقوق کو ذات پات کے نظام سے الگ کر کے نہیں سمجھا جاسکتا. ذات پات کا نظام ہمیشہ سے جس معاشرہ میں بھی پایا گیا، وہ ہمیشہ بنیادی انسانی حقوق کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ بنا رہا، کیونکہ ذات پات کا نظام جہاں سے شروع ہوتا ہے وہاں مساوات پر مبنی تمام انسانی حقوق کی حدود ختم ہو جاتے ہیں، جو زندگی میں تمام انسانوں سے تعلق رکھتے ہیں، اس وجہ سے ہندومت میں ذات پات کے نظام کو مانتے ہوئے، ہندومت اور اقوام متحدہ کے چارٹر برائے انسانی حقوق کے درمیان تعلق قائم کرنا یقینا ایک غیر علمی اور غیر منطقی بات ہو گی. لہٰذا اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر اور ہندومت کے ذات پات والے نظام میں کوئی تعلق قائم کرنا درست نہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہندوؤں کے لیے ذات پات کا نظام ایک مذہبی قانون کے طور پر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں کے لئے ذات کا نظام سب سے پہلے ان کی مقدس کتابوں جیسے ویدوں اور Dharmasastras میں بیان کیا جاتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ خدا کی تعلیم ہے اور ذات پات کی روایت کرما اور دوبارہ جنم کے تصور سے منطقی طور پر جڑتا ہے۔ ایک ہندو شخص اپنی زندگی میں آزادانہ طور پر منتخب کردہ اعمال اور خیالات کے ذریعہ اپنی اگلی زندگی حاصل کرتا ہے. چنانچہ پیدائشی طور پر تمام انسانوں کو برابر قرار دینا اور پھر ان کو برابر حقوق دینا ہندومت کے بنیادی فلسفے سے متصادم ہے۔ جہاں تک اقوام متحدہ کے چارٹر برائے انسانی حقوق کا تعلق ہے تو اس میں ہر انسان کے لیے پیدائشی طور کئی حقوق کا اقرار کیا گیا ہے اور تمام انسانوں کو برابری کی بنیاد پر یہ حقوق عطا کئے گئے ہیں. ہندوؤں میں چونکہ نسلی طور پر مساوات کی گنجائش نہیں ہے، لہٰذا پیدائشی طور پر ہندومت مین تمام انسانوں کو برابر نہیں قرار نہیں دیا جاسکتا، لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ذات کا نظام ہندوؤں کے لیے (فرض) ہے جس کو ہندوؤں نے Moksa تک پہنچانا ہوتا ہے۔

اس حوالے سے پروفیسر Harold اپنی کتاب "Human Rights and The World Religions" میں کہتے ہیں کہ:

> "*The Caste System seems to be wholly incompatible with the idea of Human Rights .Hinduism emphasized the duties of humans rather than their rights. However duties and rights are interrelated, so it is perhaps possible to deduce ideas about rights.*[1]"
>
> "ذات کا نظام انسانی حوق کے تصور سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا. کیونکہ ہندوازم انسانوں کے حقوق کے بجائے انسانوں کے فرائض پر زور دیتا ہے. تاہم، فرائض اور حقوق متصل ہیں لہٰذا یہ ممکن ہے کہ فرائض کے بارے میں سوچنے سے حق سے متعلق خیالات کم ہو جائیں۔

ہندوازم میں انسانی حقوق کا تصور

ہندومت کے تناظر میں انسانی حقوق کے بارے کوئی بھی علمی گفتگو غیر مستقیم طور پر ہندوؤں کے ذات کے نظام کو زیر بحث لائے گی. اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہندومت میں ذات کے نظام نے غیر قانونی طور پر سماجی تنظیمی نظام کو تشکیل دیا ہے، جو انسانی حقوق کی راہ سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور ذات پات پر قائ اس سماجی تنظیم کا قیام جدید دور میں انسانی حقوق کی بہت بڑی خلاف ورزی ہے. لہٰذا انسانی حقوق کے بارے میں مزید بحث کرنے سے پہلے ہندوؤں کے ذات پات کے نظام کے مفہوم کی

وضاحت کرنا ضروری ہے۔

'ذات (Caste) کا لفظ 'پرتگالی لفظ 'Casta' سے نکلا ہے جس کا مطلب خالص اور صاف وشفاف کے آتے ہیں، اس لفظ کا عمومی اطلاق نسل کی پاکیزگی پر کیا جاتا ہے[2]۔ اصطلاحی طور پر اس لفظ کی درج ذیل توجیہات کی گئی ہیں۔

1. پروفیسر سینارٹ کے مطابق ذات کا اطلاق لوگوں کے ایک ایسے مخصوص گروہ پر ہوتا ہے، جو ایک مخصوص اور خود مختار تنظیم سازی کے ساتھ لیس ہوں، مختلف مناسبات اور تہواروں میں زیادہ سے زیادہ موقع پر ملاقاتیں کرتے ہوں یا کسی مخصوص اجتماعی تشکیلات اور تہواروں میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر شامل ہوں غرض شادی بیاہ، کھانے پینے سے لے کر حکمرانی کے امور تک وہ تمام سماجی روابط جن میں کمیونٹی کے اختیار کو کامیاب بنانے میں کامیابی حاصل کی گئی ہو۔[3]

2. نیس فیلڈ کے مطابق ہر وہ گروہ ایک ذات کی حیثیت رکھتا ہے جو ایک ہی کمیونٹی سے وابستہ رہے اور جو کسی دوسرے طبقے سے تعلق نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی دوسری برادری کے کسی فرد کے ساتھ لین دین کرتا ہے اور نہ ہی ان کے ساتھ کھاتا اور پیتا ہے۔"

3. سر ایچ. ریسلی کے مطابق، "کسی ذات کو خاندانوں یا گروہوں کے مجموعی اکائی کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے جو عام طور پر مخصوص پیشے یا فن سے منسلک ہوتے ہیں اور وہ ہر کام میں اپنے آباواجداد اور پیشہ ورانہ روایات کی پیروی کرنے کا دعوی کرتے ہیں اور واحد کمیونٹی ہونے کی صورت میں وہ ہر معاملے میں یک زباں ہوتے ہیں[4]۔"

4. ڈاکٹر کیتن نے ذات کو "ایک سماجی گروپ" قرار دیا ہے جو دو خصوصیات کا حامل ہے (i): رکنیت ان لوگوں کے لئے محدود ہے جو ممبروں سے جنم لیتے ہیں اور جن میں تمام افراد شامل ہیں جو پیدائشی طور پر اس گروپ سے وابستہ ہیں (ii) ایک ہی ذات کے لوگوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ خاندان سے باہر شادی نہ کرے۔[5]

درجہ بالا تعریفات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ دراصل ذات پات کے نظام سے مراد ایک ایسا نظام ہے جس کی بنیاد، نسل، پیشہ اور لسانیت پر مبنی سماجی گروہ سازی ہے۔ اس قسم کی سماجی تنظیم معاشرے میں تعصب اور نفرت کا سبب بن جائے گی، یقینا یہ ہندومت کے علاوہ دنیا میں تمام مذاہب کی تعلیمات کے بھی منافی عمل ہے۔ اس وجہ سے ہندو دھرما میں اس تصور کا انکار کیا گیا ہے:

> *"The concept of caste system is essentially unknown in Hindu religion and the word is not contained in the Veda or another scriptures"*[6]

یعنی ذات کے نظام کا تصور ہندوؤں میں لازمی طور پر نامعلوم ہے اور یہ لفظ ویدوں یا کسی دوسرے صحیفے میں شامل نہیں ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

> *" In case of "social class" In Hindu scriptures there is only known the term of varna. The concept of Varna is very different from the concept of caste as it is widely understood today. Varna*

system is the division of labor or duty to manage a social life according to one's talent and expertise which in Hindu term known as dharma. Therefore, Varna is not obtained through heredity, but it is achieved with individual's effort and creativity which have been determined by God "[7]

" سماجی طبقے " کی صورت میں ہندوؤں کے صحیفوں میں صرف ورن کا اصطلاح موجود ہے ۔ ورن کا تصور ذات پات کی تصور سے بہت مختلف ہے۔ ورن ایک ایسا نظام ہے جس کے مطابق سماجی زندگی کو منظّم کرنے کے لیے شخص کی خوبی اور ٹیلنٹ کو بنیادی دخل ہوتا ہے جسے ہندو اصطلاح میں دھرما کا نام دیا جاتا ہے۔ لہٰذا، ورن کوئی وراثتی عمل کا نام نہیں ہے، بلکہ یہ انفرادی کوششوں اور تخلیقی صلاحیتوں سے حاصل کیا جاتا ہے جو خدا کی طرف سے مقرر کی گئی ہے۔

اس کے نتیجے میں اگر ذات پات کا نظام سماجی امتیاز پر مبنی امتیازی سلوک کی بنیاد پر قائم ہو جائے تو پھر ورن کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ وہ ان کے فرائض پر عملدرآمد کے ذریعے ایک معاشرے کو زیادہ مربوط بنائے، جس سے ورن کا بنیادی مقصد حاصل ہو جائے۔

لہٰذا ذات پات اور ورن کے درمیان تعلق کو بہت غلط طریقے سے سمجھا جاتا ہے، جسے غیر مستقیم طور پر ہندوؤں کو سماجی امتیازی سلوک کی قانونی طور پر تعلیم دی جاتی ہے جو تمام مذاہب کی اہم تعلیمات کے خلاف ہے۔

ویدوں کے مطابق ہندوؤں کو پیدائشی طور پر چار طبقات یعنی برہمن، کشتری، شودر میں تقسیم کیا گیا ہے اور بھگوت گیتا[8]، رگ وید[9] اور منو[10] میں یہی بیان کیا گیا ہے۔

بھگوت گیتا میں سر کرشنا کا کہنا ہے کہ،

"“The four divisions of society (the wise, the soldier, the merchant, the labourer) were created by Me, according to the natural distribution of Qualities and instincts. I am the author of them, though I Myself do no action, and am changeless ”.[11]

" قابلیت اور حوصلہ افزائی کی قدرتی تقسیم کے مطابق، " معاشرے کے چار حصوں (عقلمند، سپاہی، تاجر، مزدور) میرے ذریعے تخلیق کیے گئے تھے۔ میں ان کا کاریگر ہوں، اگرچہ میں خود کوئی عمل نہیں کرتا اور میں ناقابلِ تغیر ہوں "۔

مزید کہتے ہیں:

“O Arjuna! The duties of spiritual teachers, the soldiers, the traders and the servants have all been fixed according to the dominant Quality in their nature”[12].

اے ارجن! روحانی اساتذہ کے فرائض، سپاہیوں، تاجروں اور نوکروں کو ان کی فطرت میں غالب معیار کے مطابق مقرر کیا گیا ہے۔

اسی طرح رگ وید میں مذکور ہے کہ:

"When they formed Purusha, into how many parts did they divide him? What was his mouth? What were his arms? What were called his thighs and feet? The Brahman was his mouth; the Rajanya was made his arms; that which was the Vaishya was his thighs; the Shudra sprang from his feet. [13]"

جب انہوں نے پرسوشا بنائے، تو انہوں نے اسے کتنے حصوں میں تقسیم کیا؟ اس کا منہ کیا تھا؟ اس کے ہاتھ کیا تھے؟ اس کے ران اور پاؤں کو کیا کہا گیا تھا؟ برہمن کا اپنا منہ تھا، راجکان اپنا ہاتھ بنا رہے تھے۔ وہ جو وشی تھا اس کے ران تھے۔ شدرہ اس کے پاؤں سے پھینکتے تھے۔

اور منو کے قوانین میں، ان میں سے ہر ایک کے کردار اور فرائض کے متعلق درج ذیل نکات کو بیان کیا گیا ہے:[14]

The great sages approached Manu, who was seated with a collected mind, and, having duly worshipped him, spoke as follows:[15]

یعنی عظیم سورتوں نے منو سے رابطہ کیا، جو جمع کردہ دماغ کے ساتھ بیٹھا تھا، اور اس کی عبادت کرنے والے نے اس کے ساتھ بات کی، انہوں درج ذیل گفتگو کی۔

"Deign, divine one, to declare to us precisely and in due order the sacred laws of each of the (four chief) castes (varna) and of the intermediate ones.[16] "

پروردگار نے ہمیں صحیح طور پر بیان کرنے کا حکم دیا ہے کہ ہر چار (چار سردار) کی ذات (وار) اور وسطی مخلوق کے تقدس خیال رکھو۔

"For thou, O Lord, alone knowest the purport, (i.e.) the rites, and the knowledge of the soul, taught) in this whole ordinance of the Self-existent (Svayambhu), which is unknowable and unfathomable.'[17] "

'اے رب، اے میرے رب، صرف تو ہی ذات، اور روح کے علم کو جانتا ہے، اپنے پورے وجود (Svayambhu)، جو نا قابل یقین اور نا قابل پیمائش ہے.

"He, whose power is measureless, being thus asked by the high-minded great sages, duly honoured them, and answered, 'Listen!'[18] "

وہ، جس کی طاقت کی کوئی پیمائش ہی نہیں، اس طرح اعلی ذہن میں بہت سارے مجلس والوں میں کسی نے پوچھا، تو اس نے ان کا اکرام کیا اور جواب دیا، کہ سن لو!

"This (universe) existed in the shape of Darkness, unperceived, destitute of distinctive marks, unattainable by reasoning, unknowable, wholly immersed, as it were, in deep sleep.[19] "

یہ (کائنات) تاریک شکل میں، وجود میں آئی، بہت ہی غیر معمولی نشاندہی، غیر معمولی طور پر ناقابل قبول، غیر جانبدار، مکمل طور پر ناراض، جیسے گہرے نیند میں ہو۔

"Then the divine Self-existent (Svayambhu, himself) indiscernible, (but) making (all) this, the great elements and the rest, discernible, appeared with irresistible (creative) power, dispelling the darkness.[20] "

پھر الہی خود مختار (خود) ناقابل یقین، (لیکن) بنانے (سب) عظیم عناصر اور سمجھدار، ناقابل اعتماد (تخلیقی) طاقت کے ساتھ نمودار ہوا اور اس اندھیرے کو ختم کر دیا۔

"He who can be perceived by the internal organ (alone), who is subtile, indiscernible, and eternal, who contains all created beings and is inconceivable, shone forth of his own (will).[21] "

جو شخص اندرونی عضو (اکیلے) کی طرف سے سمجھا جا سکتا ہے، جو ذلیل، ناقابل برداشت اور ابدی ہے، جو سب پیدا ہوتا ہے اور ناقابل یقین ہے، اس کی اپنی مرضی سے خارج ہو جائے گا۔

"He, desiring to produce beings of many kinds from his own body, first with a thought created the waters, and placed his seed in them.[22]"

وہ اپنے جسم سے کئی قسم کے مخلوقات پیدا کرنے کی خواہش رکھتے تھے، سب سے پہلے ایک خیال نے پانی پیدا کیا اور ان میں ان کے بیج ڈالے۔

"That (seed) became a golden egg, in brilliancy equal to the sun; in that (egg) he himself was born as Brahman, the progenitor of the whole world.[23]"

وہ (بیج) ایک سنہرا انڈہ بن گیا. اس (انڈے) میں وہ خود برہمن کے طور پر پیدا ہوا تھا، جو پورے دنیا کے نگہبان تھے۔

"The waters are called narah, (for) the waters are, indeed, the offspring of Nara; as they were his first residence (ayana), he thence is named Narayana.[24]"

پانی کو نارا کہتے ہیں، (کیونکہ) پانی ہیں، بے شک، نارا اولاد. جیسا کہ وہ ان کی پہلی رہائش گاہ (آیانا) تھے، اس وجہ سے نریانا کا نام ہے۔

"From that (first) cause, which is indiscernible, eternal, and both

real and unreal, was produced that male (Purusha), who is famed in this world (under the appellation of) Brahman.[25]"

اس (سب سے پہلے) وجہ سے، جو نا قابل یقین ہے، ابدی اور دونوں حقیقی اور غیر حقیقی ہے، اس مرد کو پیدا کیا گیا تھا (پرسھا)، جو اس دنیا میں مشہور ہے (برصغیر کے تحت).

"*The divine one resided in that egg during a whole year, then he himself by his thought (alone) divided it into two halves;*[26]"

قدرت پورے ایک سال تک اس انڈے میں رہتا تھا، اس کے بعد وہ خود اپنے خیال (اکیلے) نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا.

"*And out of those two halves he formed heaven and earth, between them the middle sphere, the eight points of the horizon, and the eternal abode of the waters.*[27]"

اور ان دو حصوں میں سے ایک نے آسمان اور زمین کو تشکیل دیا، ان کے درمیان درمیانی دائرہ، آٹھ افقی افق اور پانی کے ابدی گھر بنایا۔

"*From himself (atmanah) he also drew forth the mind, which is both real and unreal, likewise from the mind egoism, which possesses the function of selfconsciousness (and is) lordly;*[28]"

خود سے (اتمانہ) انہوں نے دماغ کو بھی نکال دیا، جو حقیقی اور غیر حقیقی دونوں، دماغ الہامیت کے ساتھ ہے، جو خود مختار (اور) عقل کے کام میں ہے۔

"*Moreover, the great one, the soul, and all (products) affected by the three qualities, and, in their order, the five organs which perceive the objects of sensation.*[29]"

اس کے علاوہ، ایک عظیم، روح، اور تین خصوصیات کی طرف سے متاثرہ تمام (مصنوعات) اور ان کے حکم میں پانچ اعضاء کو تناسب کے ساتھ پیدا کیا۔

"*But, joining minute particles even of those six, which possess measureless power, with particles of himself, he created all beings.*[30]"

لیکن، ان چھ منٹوں میں ان میں کچھ ذرات شامل ہوئے، جو خود کی ذرات کے ساتھ پیمائش طاقت رکھتے ہیں، اس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا.

"*But in order to protect this universe He, the most resplendent one, assigned separate (duties and) occupations to those who sprang from his mouth, arms, thighs, and feet.*[31]"

لیکن اس کائنات کی حفاظت کے لئے اس محافظ کل نے اپنے منہ، ہاتھوں، رانوں اور پاؤں سے چھپا کر ان لوگوں کو الگ الگ (فرائض اور) ذمہ داریاں عطا کیں۔

"To Brahmanas he assigned teching and studying (the Veda), sacrificing for their own benefit and for others, giving and accepting (of alms).[32]"

برہمناس کے لیے اس نے تدریس اور مطالعہ (ویدے) کو تفویض کیا، ان کے اپنے فائدے اور دوسروں کے لئے قربانی کے لیے، انہیں دینے اور قبول کرنے کے لئے.

"The Kshatriya he commanded to protect the people, to bestow gifts, to offer sacrifices, to study (the Veda), and to abstain from attaching himself to sensual pleasures;[33]"

کشتری نے اس نے لوگوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا، تحفے فراہم کرنے کے لیے، قربانی پیش کرنے کے لئے، وید کے مطالعہ کرنے اور جنسی لطف کے ساتھ منسلک ہونے سے باز رکھا۔

"The Vaisya to tend cattle, to bestow gifts, to offer sacrifices, to study (the Veda), to trade, to lend money, and to cultivate land.[34]"

ویشو کو مویشی پالنے اور تحائف کو فروغ دینے اور قربانیاں پیش کرنے، تجارت کرنے کے لئے، قرض دینے کے لئے، اور زمین کاشت کرنے کے لئے حکم دیا۔

"One occupation only the lord prescribed to the Sudra, to serve meekly even these (other) three castes.[35]"

ایک ڈیوٹی مالک نے صرف شودر کی لگائی تھی، ان تینوں ذاتوں کی بدقسمتی سے خدمت کرنے کے لئے.

"Man is stated to be purer above the navel (than below); hence the Self-existent (Svayambhu) has declared the purest (part) of him (to be) his mouth.[36]"

انسان کو نیند سے اوپر صاف کرنے والا کہا جاتا ہے (ذیل میں)؛ لٰہذا خود موجود (Svayambhu) نے اس کے منہ کا سب سے خالص (حصہ) کا اعلان کیا ہے.

"As the Brahmana sprang from (Brahman's) mouth, as he was the first-born, and as he possesses the Veda, he is by right the lord of this whole creation.[37]"

برہمانہ (برہمن کے منہ) سے برہمان کی طرح، جیسا کہ وہ پہلی پیدا ہوا تھا، اور جیسا کہ وہ وید رکھتے ہیں وہ اس پوری مخلوق کے مالک ہیں.

"For the Self-existent (Svayambhu), having performed austerities, produced him first from his own mouth, in order that the offerings might be conveyed to the gods and manes and that this universe might be preserved.[38]"

خود موجود (Svayambhu) کے لئے، نفسیاتی کارکردگی کا سامنا کرنا پڑا، اسے سب سے پہلے اپنے منہ سے پیدا کیا گیا تھا تاکہ وہ دیوتاؤں اور انسانوں کو پہنچان جائیں اور یہ کائنات محفوظ رہیں.

"What created being can surpass him, through whose mouth the gods continually consume the sacrificial viands and the manes the offerings to the dead?[39]"

اس کی تخلیق کی گئی ہے، اس کے منہ سے، جن کے منہ سے خدا نے مسلسل قربانیوں کی قربانیاں کھینچ لی ہیں اور مردہ کی قربانی کا انتظام کیا ہے؟

"Of created beings the most excellent are said to be those which are animated; of the animated, those which subsist by intelligence; of the intelligent, mankind; and of men, the Brahmanas;[40]"

مخلوقات میں سے سب سے زیادہ عمدہ کہا جاتا ہے جو ان میں متحرک ہیں؛ متحرک، جنہوں نے ذہانت کی بدولت حاصل کیا؛ ذہین انسانوں اور مردوں کے واسطے برہمن کو پیدا کیا۔

"Of Brahmanas, those learned (in the Veda); of the learned, those who recognize (the necessity and the manner of performing the prescribed duties); of those who possess this knowledge, those who perform them; of the performers, those who know the Brahman.[41]"

برہمنس نے وہ سیکھا (ویدے میں)؛ سیکھا، جو لوگ (لازمی طور پر اور مقرر کردہ فرائض انجام دینے کے طریقے) کو تسلیم کرتے ہیں؛ ان لوگوں میں سے جو یہ علم رکھتے ہیں، جو ان کو انجام دیتے ہیں؛ وہ لوگ جو برہمن کو جانتے ہیں.

"The very birth of a Brahmana is an eternal incarnation of the sacred law; for he is born to (fulfil) the sacred law, and becomes one with Brahman.[42]"

برہمن کی پیدائش مقدس قانون کا ایک ابدی اوتار ہے؛ کیونکہ وہ مقدس قانون کو پورا کرنے کے لئے پیدا ہوتا ہے اور برہمن کے ساتھی بن جاتا ہے.

ویدوں کے مطابق اس قسم کے حوالہ جات، انسانی معاشرے کے افعال کے چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں، یہ افعال انسانی جسم کے چار اعضاء کے ساتھ منسلک ہیں. چنانچہ اگر سر، ہاتھ، ران اور ٹانگیں اور جسم اچھی طرح سے کام کریں، تو یہ دراصل زندگی کا عمل ہی ہوتا ہے۔

چنانچہ بھگوت گیتا میں صاف طور پر لکھا ہے کہ:

" someone who enters the social class (varna) is determined by: Guna (nature /behavior/ features) and Karma which was attached to his personal. Veda provides that a person who entered

varna (social class), were not allowed to do some works or activities of other people varna. It's called professionalism.[43]"

جو کوئی سماجی طبقے (وانا) میں داخل ہوتا ہے تو گونا یعنی فطرت کی طرف سے (فطرت / رویہ / خصوصیات) اس پر یہ لازم ہے کہ وہ اسے کرما میں رہے جو اسے ذاتی لحاظ سے منسلک کیا گیا تھا۔ ویدا یہ کہتا ہے کہ جو شخص (سماجی طبقہ) میں داخل ہو، اسے کچھ کام یا دوسرے لوگوں کی سرگرمیاں کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اسے پروفیسشنلزم یا پیشہ ورانہ طریقہ کہا جاتا ہے۔

ورن خدا کی خوشنودی اور انسان کی پاکیزگی کے لیے ہے۔ وشنو-پرانا میں اس کی طرف یوں اشارہ کیا گیا ہے:

"*The supreme Vishnu is propitiated by a man who observes the institutions of caste, order, and purificatory practices: no other path is the way to please him. He who offers sacrifices, sacrifices to him; he who murmurs prayer, prays to him; he who injures living creatures, injures him; for Hari is all beings. Janárddana therefore is propitiated by him who is attentive to established observances, and follows the duties prescribed for his caste. The Brahman, the Kshatriya, the Vaiaya, and the Śúdra, who attends to the rules enjoined his caste, best worships Vishnu."*[44]

سپریم وشنو میں ایک ایسے آدمی کی طرف سے دعوی کیا جاتا ہے جو ذات پات، نظم و ضبط کے طریقوں کا مشاہدہ کرتا ہو: اس کو خوش کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ جو قربانی پیش کرتا ہے اسے قربان کرتا ہے۔ جو نماز پڑھتا ہے اس کی دعا قبول کرتا ہے۔ جو زندہ مخلوق کو زخمی کرتا ہے اسے زخمی کرتا ہے۔ ہاری کے لئے تمام مخلوقات ہیں۔ اس وجہ سے جبزدانا نے ان کی طرف سے ان کی طرف اشارہ کیا ہے جو قائم کردہ مشاہدات کی توجہ رکھتے ہیں، اور اپنی ذات کے لئے مقرر کردہ فرائض پر عمل کرتے ہیں۔ برہمن، کشتری، اور شودر، جو قواعد و ضوابط میں شامل ہوتے ہیں وہ وشنو کی عبادت کرتے ہیں۔

بھگوتا پران میں ہندومت کے تمام گروہوں کے لیے کچھ اخلاقی امور کا حکم دیا گیا ہے مثلا:

" *(a) non violence or non-injury (ahimsa), (b) truthfullness (Satyam), (c) No stealing / corruption (asteyam), (d) doing for the welfare of all other creatures (bhuta priyahitehaca), and (e) Free from anger and greed (akama krodhalobhasa).*[45]"

(ا) عدم تشدد اور عدم چوٹ (امیہ)، (ب) سچائی (سٹیام)، (ج) چوری / فساد (asteyam)، (d) تمام مخلوقات (بھٹا پرایاہیٹیکا) کے فلاح و بہبود کے واسطے کام کرنے چاہیے، اور (د) غصے اور لالچ (اکما کروڑھلاہاسا) سے اجتناب کرنا چاہیے۔

یہ پانچ چیزوں کو اچھی طرح سے فرض داری کا نام دیا جاتا ہے، کیونکہ ہندومت میں ان رویوں کو احترام کیا جانا چاہئے اور ہر انسان کے لیے ان کا پاس رکھنا بڑا ضروری ہے، چاہے وہ وہ سوشلسٹ سوسائٹی میں ہو یا کمونیست اور مادیاتی معاشرہ میں ہو، بہر

حال ان پانچ چیزوں کا احترام رکھنا پڑے گا۔

ہندومت میں انسانی حقوق

انسانی حقوق کے مقصد بنیادی طور پر انسان اور انسانی معاشرے کو ظلم وزیادتی سے دور رکھنا ہے. چنانچہ معاشرے میں ہم آہنگی کی زندگی کو حاصل کرنے کے لئے ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے مختلف قسم کے فلسفے اور تحریکیں وجود میں آئیں۔

انسانی حقوق کا بنیادی مقصد چونکہ ہر فرد کے قدرتی حق کو برقرار رکھنے کا عمل ہے جو اسے پیدائشی طور پر حاصل ہے اور یہی چیز کیونکہ یہ ہندوؤں کے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ میں بھی محفوظ کیا گیا ہے، چنانچہ ہندومت میں یہ ایک ایسا معاملہ ہے جسے ہر انسان کی طرف سے احترام کرنا چاہیے. ہندو روایات میں یہ ہندوؤں کی تعلیمات میں اسے Yama یعنی (عالمی اخلاقی فرض) کے نظریہ سے دیکھا جاسکتا ہے.

> ہندومت میں اسے Ahimsa بھی کہتے ہیں جو سنسکرت کا لفظ ہے اور اس کا مطلب عدم تشدد اور عدم چوٹ کے آتے ہیں۔[46]

Ahimsa کے بارے میں چندر گوپنینڈ (سی یو.) نے سب سے پہلے اس کی تعریف کی ہے، جو ایک قدیم ترین تعریفات میں سے ایک ہے اور یہ ہندوؤں میں (ایک عالمی ضابطہ اخلاق) کے طور پر جانا جاتا ہے، جس کا مطلب "تمام مخلوقات" (سروابھٹا) کے خلاف تشدد کو ممنوع قرار دیتا ہے، اس میں بنیادی طور پر پانچ امتیازی قواعد بھی شامل ہیں، جنہیں انسائیکلوپیڈیا آف ہندوازم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

> *" Ahimsa(non violence), Satyam(truthfulness) , asteyam(non-stealing), bhuta priyahitehaca (charity), and akama krodhalobhasa (freedom from anger)[47] "*
>
> (غیر تشدد)، سائتم (سچائی)، ستمام (غیر چوری)، بھٹوانعامہکا (صدقہ)، اور اکماکردوالوباس (غصے سے آزادی) میں شامل ہیں۔

Shatapatha Brahmana میں ان کی طرف درج ذیل الفاظ سے اشارہ کیا گیا ہے:

> *" O Agni, be thou accessible unto us, even as a father is to his son! lead us unto ellbeing! whereby he says, 'As a father is easy of access to his son, and the latter in no wise injures him, so be thou easy of access to us, and may we in no wise injure thee!'[48]*
>
> 'اے اجنبی، ہمارے پاس آجاؤ، جیسا کہ باپ اپنے بیٹے کے پاس ہے! ہمیں خوشگوار کرنے اور راہنمائی کے لیے! جیسا کہ باپ اپنے بیٹے کو آسانی سے پالیتا ہے، اور آخر کار اس کے بعد اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، لہذا آپ کو ہم تک رسائی حاصل ہوسکتی ہے۔

خلاصہ کلام

ہندومت میں سماجی زندگی میں ورن نظام کی موجودگی انسانی حقوق سے کوئی بلاواسطہ تعلق نہیں ہے. ورن خدا کی طرف

سے کرما کی بنیاد پر ہندوؤں کو ملنے والا دھرما ہے، جو اس زندگی سے متعلق ہے۔ انسان کے پیدا ہونے سے پہلے کچھ سماجی فرائض انجام دینے میں ورن ذمہ دار ہے۔ لہٰذا، سماجی زندگی کو انسان کی پیدائش سے پہلے ورن شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے، لہٰذا فرائض انسانی حقوق کے مسائل سے منسلک ایک مسئلہ ہے، جس کا بنیادی طور پر ہندومت کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

لہٰذا، جب بھی ہم ہندومت میں انسانی حقوق کے بارے میں بحث کرنا چاہے تو ہمیں اسے Varna system, سے منسلک نہی کرنا چاہیے۔ انسانی حقوق کے مسائل پر ہمیشہ انسانی حقوق کے پیدائشی حصول کے حوالے سے بحث ہونی چاہیے اور ذمہ داریاں اور فرائض کے نبھانے سے بنیادی انسانی حقوق کا کوئی سروکار نہیں، اس کے برعکس ہندومت کا Varna system, فرائض اور ذمہ داریوں پر زور دیتا ہے اور ان فرائض اور ذمہ داریوں کو نبھانے کے بعد کوئی شخص بنیادی انسانی حقوق کو گویا مستحق بن جاتا ہے۔ لہٰذا اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کا عالمی چارٹر جو انسانوں کے لیے بنیادی حقوق پیدائشی طور پر تسلیم کرتا ہے۔ ہندومت کے فلسفہ حقوق یا Varna system, سے بالکل مختلف ایک چارٹر ہے۔

البتہ ahimsa کی صورت میں بنیادی انسانی حقوق کو ہندومت کے ساتھ متعلق قرار دیا جاسکتا ہے، کیونکہ اس فلسفہ کی رو سے انسان کو انسانوں کی عزت کرنے اور انسانوں کو سب سے زیادہ کامل مخلوق کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ہندومت میں انسانی حقوق کی تعریف ہندو دانشوروں کے خیالات سے نہیں سمجھی جاسکتی، کیونکہ ہندومت حقوق کے حوالے سے بہت زیادہ مواد ہندومت کے صحیفوں میں لکھا گیا ہے، اور یہ صحائف انسانی حقوق کے تصور کی پیدائش سے کئی صدیاں پہلے وجود میں آئے تھے۔

اسلام میں حقوق العباد کا تصور اور مغرب میں سوشل سیکورٹی کا تصور

کسی بھی تہذیب کا انحصار اس کی مادی ترقی پر ہوتا ہے، لیکن اس کے معیار اور بقا کا انحصار اس کی روحانی ترقی پر ہوتا ہے، آج کے انسان نے مادی آساءیشوں کی دوڑ میں روحانی پہلو کو نظرانداز کردیا ہے۔ اس وجہ سے مادی ترقی کے باوجود ذہنی سکون سے عاری ہے۔ دوسرے الفاظ میں آج کا انسان اپنے ہم جنسوں کے حقوق کو پامال کرتے ہوءے مادیت کی اس دوڑ میں برتری حاصل کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ انہی انسانی حقوق کا نام دینی اصطلاح میں حقوق العباد ہے۔ اسلام انسانی حقوق کی حفاظت کے لیے حقوق العباد کا تصور پیش کرتا ہے۔

مغرب میں سوشل سیکورٹی سسٹم یا سماجی بہبود کا تاریخی ارتقاء

سوشل ورک، سوشل سیکورٹی یا سماجی بہبود بحیثیت ایک پیشہ کے بیسویں صدی میں نمودار ہوا، گو اس سے پیشتر بھی صاحبِ حیثیت لوگ غربا کی امداد کرتے تھے مگر اس کا محرک مذہبی جذبہ تھا اور یہ سب کچھ کسی باقاعدہ منصوبہ بندی اور کسی تنظیم کے تحت نہیں کیا جاتا تھا۔ امداد رقم یا اناج کی شکل میں دی جاتی تھی۔ اس سے ان کے مالی مسائل کسی حد تک حل ہو جایا کرتے تھے مگر یہ امداد مسائل کا دائمی حل تلاش کرنے سے بالکل قاصر تھی۔ اس امداد کے دو مضر پہلو اور بھی تھے، ایک تو یہ کہ امداد لینے والا احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتا تھا اور دوسرا یہ کہ لوگ ان کو حقیر سمجھتے تھے۔ بہر حال اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایسے حالات میں حکومت کی طرف سے سماجی خدمات کا کوئی معقول انتظام نہ تھا۔

مغربی دنیا کے بیش تر ممالک نے اپنے آئین اور دساتیر میں سوشل سیکورٹی کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ تاہم اسے حقوق العباد کے مساوی قرار دینا قطعی غلط اور بے جا ہوگا۔ اسلام میں حقوق العباد ایک ہمہ گیر حکم ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے انسانیت پر ایک لازمی امر اور ابدی قانون زندگی ہے۔ جب کہ مغرب کا سوشل سیکورٹی سسٹم انسان کا اپنا تخلیق کردہ نظام ہے۔ جس کی کوئی

باقاعدہ حیثیت نہیں، ریاستیں افراد کو اخلاقیات اور حقوق کی ادائیگی کا درس دیتی ہیں۔ لیکن یہ صرف ترغیب کی حد تک ہے۔ جب کہ حقوق العباد ایک لازمی امر ہے، جس کی جواب دہی، جزاوسزا اور اس پر احتساب رکھا گیا ہے۔

چنانچہ سوشل سیکورٹی اکثر مغربی ممالک کے دساتیر میں نافذ العمل ہے مثلا:

1۔ امریکی آئین لوگوں کو وسیع پیمانے پر حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔

2۔ کانگریس کوئی قانون نہیں بنائے گی جس کی رو سے کسی مذہب کا قیام عمل میں آئے یا کسی مذہب پر عمل پیرا ہونے سے روکا جائے۔

3۔ تقریر اور پریس کی آزادی ہے۔

4۔ آزادی اجتماع اور حکومت سے شکایت دور کرنے کی ضمانت آئین میں موجود ہے۔

اسی طرح سویت یونین کے آئین کے مطابق اشتراکی نظام کے باعث کام کرنے کی حق کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ ہر فرد کو روزگار مہیا کرنا حکومت کا فرض ہے۔ ہر شہری کو اس کے کام کی نوعیت کے مطابق معاوضہ دیا جانا ضروری ہے۔

سوئٹزرلینڈ کی آئین میں بھی سوشل سیکورٹی کا تصور موجود ہے اور آئین کے بعض آرٹیکلز میں چند بنیادی حقوق کی ضمانت ملتی ہے، ان میں اہم حقوق درجہ ذیل ہیں:

1۔ عقیدے کی آزادی

2۔ ضمیر کی آزادی

3۔ پریس کی آزادی

4۔ اظہار رائے کی آزادی

5۔ تنظیموں کے قیام کی آزادی

6۔ پٹیشن کی آزادی وغیرہ

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] . Harold Coward, Human Rights and the World Major Religions: Hindu Tradition, 4th Vol. USA, Preager publisher, 2005, p. 43

[2] . Klostermaier, Klaus K. A Concise Encyclopedia of Hinduism, England, Oneworld, Oxford, 1998, p. 48

[3]. Ambedkar, Castes in India: Their Mechanism, Genesis and Development"
Anthropology Seminar, The Colombia University, USA. 9th May, 1916. p, 38

[4] . Ibid, p 39

[5] . Ibid, p 40

[6] .ttp://www.parisada.org/index.php?Itemid=28&id=26&option=com_content&task=view, published: 5 January 2011, accessed: 21 Jan 2019.

[7] . Ibid: Radhakrishnan. Hindu *Dharma; Pandangan Hidup* Hindu. Denpasar:
PT Pustaka Manikgeni, 2002. 84-116.

[8] . The Bhagavad Gita used in this paper is *The Bhagavad Gita* in English version translated by Shri Purohit Swami.

[9] . *Rgveda* used in this paper is *Rgveda* in English version translated by Ralph
T.H. Griffith, 1896.

[10] . This *Laws of Manu* is adopted from Harold Coward, p. 211-213 and see also
at http://www.sacredtexts. com/hin/manu/manu02.htm, *The Laws Of Manu* translated

[11]. Bhagavad Gita: 4.13

[12] . *Bhagavad Gita 18:41*

[13] . *Rig Veda, 10: 90*

[14] . This *Laws of Manu* were adopted from Harold Coward, p. 211-213 and see
also at http://www.sacredtexts. com/hin/ manu/ manu02.htm, *TheLaws Of Manu* translated by George Bühler.

[15] . http://www.sacredtexts. com/hin/ manu/ manu02.htm, *The Laws Of Manu*
translated by George Bühler.

[16] . Ibid

[17] . Ibid

[18] . Ibid

[19] . Ibid

[20] . Ibid

[21] . Ibid

[22] . Ibid

[23] . Ibid

[24] . Ibid

[25] . Ibid

[26] . Ibid

[27] . Ibid

[28] . Ibid

[29] . Ibid

[30] . Ibid

[31] . Ibid

[32] . Ibid
[33] . Ibid
[34] . Ibid
[35] . Ibid
[36] . Ibid
[37] . Ibid
[38] . Ibid
[39] . Ibid
[40] . Ibid
[41] . Ibid
[42] . Ibid
[43] . Bhagavad Gita 4.13
[44] . Vishnu-Purana 3.8.9).
[45] . John L. Esposito, Darrell J. Fasching, and Tood Lewis. *Religion and Globalization*. New York: Oxford University Press, 2008. 299-302., see also Harold Coward. *Human Rights and the World Major Religions;* Hindu *Tradition*….31-59. Micheal Ignatieff. *Human*
[46] . Lindsay Jones. *Encyclopedia of Religion.* 1st Vols. 2nd ed. USA: Thomson Gale, 2005. 197. See also Klostermaier, Klaus K., *A Concise Encyclopedia of* Hindu*ism*…. 29.
[47] . Klostermaier, Klaus K., *A Concise Encyclopedia of* Hindu*ism*….212.
[48] . Shatapatha Brahmana used in this paper is *Shatapatha Brahmana* in English version translated by Julius Eggeling 1882., (2.3.4.30)